بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ
عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ
يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ
لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ
الذَّاكِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهٖ
الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
بعد اسکی فقیر حقیر عاجز مسکین محمد ضیاء الدین ہمدانی الدہلوی غفر اللہ لہ ولوالدیہ
تلمیذ بی تمیز جناب مولینا و بالفضل اولینا حاجی حرمین شریفین
زادہما اللہ تعظیما و تشریفا یعنی جناب مولانا محمد قطب الدین سلمہ اللہ

الی علے رؤس المسترشدین خدمت برادران دین اور مستبعان سنت
سید المرسلین صلعم مین ملتمس ہے کہ اند نونمین بعض احباب کی جا ہا
کہ اگر ایک سالہ مختصر زبان اردو مین بیچ بیان فضایل اور فواید اور تاکید
سواک اور آداب خلا او ترکیب استنجا اور طہارت اور لبین کترولنے
اور زیر ناف کی بال لینی اور ختنہ کرنی اور ناخن کترولنے اور بغلونکی
بال لینے اور ادعیات ماثورہ وضو کے جو کچھ حدیث و فقہ مین
وارد ہین تالیف کیا جاوی تو البتہ موجب ثواب کا اور باعث خیر
ہر مسلمان کا ہو کہ ان افعال مسنونہ سے لوگ بہت غافل ہین
اور فضایل اور خوبے اور تاکید اسکی سی آگاہ نہین کہ بطور سنت
اونکو ادا کرین اور اسی سبب سی انہین سی بعضی سنت لوگونمین متروک ہے
ہو رہی ہے مثل مسواک کی وہ ہی جاری ہو جاوے سو اس عاجز نی
بموجب درخواہت اونکے احادیث مشکوۃ شریف معہ شروح حضرت
شیخ عبد الحق دہلوی اور ملا علی قاری کے مظاہر حق سے
در ظفر جلیل سے جو کہ تالیف میری اوستاد بزرگوار موصوف الصدر
کے ہین اور فتاوی قاضی خان اور منیۃ المصلی اور شروح
اسکی مثل مستملی اور صغیری اور بحر الرایق اور گوہر لی بہا اور جامع الرموز
وغیرہ کتابون سی اس رسالہ کو لکہا اور اس رسالہ کو اوپر ایک مقدمہ اور
فصل اور ایک خاتمہ کے مرتب کیا مقدمہ مین مختصر فضایل اور فوایہ
سواک کی اور تاکید اور ترکیب اوسکی کرنیکی اور قدر اور انداز م

اوسکیا لکہا اور فصل اول مین وہ احادیث کہ جو باب مسواک مین فضایل اور فواید اور تاکید وغیرہ مین وارد ہوی ہین لکہین فصل دویم مین وہ حدیث کہ جسمین فطرۃ کا بیان ہی معہ اوسکی شرح کی لکہی گئے کہ اوسمین مسواک بہی داخل ہے اور آداب خلا وغیرہ ذالک کا بیان ہی اور خاتمہ مین وہ دعائین مذکور ہین کہ جو وضو مین وقت دہونی ہر عضو پڑہی جاتے ہین اور آخر کو بعضی دعائین جو قرآن شریف مین وارد ہین لکہین کہ اگر مسلمان اونکو پڑہا کرین اور وہ دعائین مانگا کرین تو دنیا مین بہی چین پاوین اور عقبی مین نجات دوزخ سے اور اگر چاہین ان دعاؤنکو نماز مین بعد تشہد اور درود کے پڑہا کرین تو بہی خوب ہو اور بعد اوسکے ایک مناجات مختصر بجناب باری تعالے شانہ لکہی گئے خدای قبول فرمادی اور اس رسالہ کا نام جلاء العیون فی افعال المسنون اور یہہ نام اسکا اس لئی رکھا گیا ہی کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ مسواک روشن کرتی ہی ابصار کو چنانچہ ذکر اسکا عین رسالہ مین آویگا ان شاء اللہ اور اسیطرح تمام افعال مسنون موجب خنکی اور نور چشم ہین فقط

مقدمہ جاننا چاہئی کہ مسواک کرنے سنت ہی بہ اتفاق علماء کے نزدیک وضو کے ہمارے نزدیک اور وقت وضو اور نماز کے شافعی کی نزدیک اور پہلی نماز فجر اور ظہر کے بہت تاکید ہی اور لکہا ہی علمائی کہ چالیس حدیثین مسواک کی فضیلت مین واقع اور فایدی مسواک کی بدن کی لئی اور منہہ کی لئی بہت ہین اور مسواک

کرنی مکروہ ہی مجلس مین اسطرح پر کہ ٹپکتی جاوی رال موہنہ سی حضور صلّی اللہ علیہ وسلم
نزدیک علما اور بزرگون کی اور مسواک کرنی ہر حال مین مستحب اور
اچہی ہے اور نزدیک وضو اور پڑہنی قرآن کی اور زردی دانتونکی
اور مزہ بگڑنی موہنہ کے بسبب سونی یا چپ رہنی یا بہوک کی یا بسبب
کہانی چیز بدبو کی اور مانند انکی زیادہ مستحب ہے اور مسواک چاہیے کہ
درخت کڑوی سی ہووی اور پیلو کی درخت کی بہتر ہے چنانچہ حدیث
مین وارد ہی اور پُرکاری مسواک کی مانند چہنگلیا کی چاہی اور درازگی
مقدار ایک بالشت کی دانتون کی چوڑان پر مسواک کرے نہ لنبان پر
کہ اس سی مسوڑہی چہلتی ہین اور چاہی کہ وقت کلّی کی مسواک کرے
اکثر علما یہی کہتی ہین اور بعضون نی کہا ہے کہ پہلی وضو کی کری اور اگر نہو وے
کسی کی پاس مسواک یا دانت ٹوٹی ہوی ہون تو ملی داہین ہاتہ کی انگلی سی
اور کہا امام نووی نی مستحب ہے یہہ کہ مسواک کری ساتہہ پیلو کی لکڑی کی
اور اگر مسواک کی نرم کرنیکو تہر وغیرہ ملی تو صاف کری دانت ساتہ
اوس چیز کی کہ دور کری سبزہ کی موہنہ کی مثل موٹی کپڑی کی اور انگلی کے
اور مستحب ہی بہرحال شروع کرنا داہین طرفسی کذا ذکر الشیخ فی الترجمۃ و علی
فی المرقات اور ہدایۃ الاسلام مین وقت شروع کرنی مسواک کی یہہ دعا
پڑہنی لکہی ہی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ تَسَوُّکِیْ ھٰذَا تَمْحِیْصًا لِّذُنُوْبِیْ وَمَرْضَاۃً لَّکَ یَا سَیِّدِیْ وَبَیِّضْ
بِہٖ وَجْھِیْ کَمَا بَیَّضْتَ بِہٖ اَسْنَانِیْ اور مسواک کرنیکی ترکیب یہہ ہی کہ پکڑی مسواک کو
اسطرح پر کہ چہنگلیا داہین ہاتہہ کی نیچی مسواک کی رکہی اور تینون انگلیان

اندازہ مسواک

بیان ترکیب مسواک

اوپر رکہی اور انگوٹہا ہی نیچی رکہی اور مسواک شروع اوپر کی دانتونکی طرفسی
کرے بعد اوسکی بائین طرف کی اوپر کی دانتونپر کری بعدہ اسیطرح
نیچی کی دائین طرف کی دانتون پر کری پہر نیچی کی بائین طرفکی دانتون پر
کری اسیطرح سی تین مرتبہ اوپر نیچی کری اور ہر مرتبہ مسواک کو پانی سی
دہولی اور تالو مین ہی مسواک کا استعمال کری کذا فی المستملی والصغیر سے
والبحر الرایق اور ظفر جلیل مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ لازم کرو اپنی پر مسواک کرنی اس لئی کہ اوسمین دس خصلتین ہین
پاک کرتی ہی موہنہ کو اور راضی ہوتا ہی رب اور ناخوش ہوتا ہی شیطان
اور دوست رکہتی ہین ملایکہ اعمال لکہنی والی اور مضبوط ہوتی ہین مسوڑہے
اور قطع ہوتا ہے بلغم اور آتی ہی موہنہ مین خوشبو اور دور کرتی ہے
پت کو اور روشن کرتی ہی بینائی کو اور دور کرتی ہی دانتونکی مرض کو
اور وہ سنت سی ہی پہر فرمایا کہ نماز مسواک والی افضل ہی ستر درجہ
اوس نماز پر کہ بغیر مسواک کی ہو کذا فی المنبہات انتہی اور طیبی مین ہے
کہ طبرانی نی معجم اوسط مین ابن عباس سی مرفوعًا روایت کی ہے
کہ مسواک پاک کرتی ہی موہنہ کو اور خوش کرتی ہی رب العالمین کو
اور روشن کرتی ہی چہرہ کو اور بینائی کو اور جامع کبیر مین لکہا ہے
کہ مسواک زیادہ کرتی ہی فصاحت کو اور پاک کرتی ہی موہنہ کو اور راضی
کرتی ہی رب کو اور صاف کرتی ہی دانتونکو اور خوشبودار کرتے ہی
موہنہ کو اور مضبوط کرتی ہی مسوڑہونکو اور صاف کرتے ہے حلق کو

ف ۱ [illegible]

ف ۲ [illegible]

بلغم سی اور قطع کرتی ہی رطوبت کو اور تیز کرتی ہی نگاہ کو اور دیر مین لاتی
ہی بڑہاپی کو اور سیدہا رکہتی ہی پشت کو اور دوچند کرتی ہی اجر کو اور آسان
کرتی ہی نزع کو اور یاد دلاتی ہی موت کی وقت کلمہ شہادت کو اور ہضم
کرتی ہی طعام کو اور سیاہی کا ٹیکا لگاتی ہی شیطان کو اور فراخ کرتی ہی
روزی کو اور دور کرتے ہے دانتونسی میل کو اور دفع کرتی ہے
دانتونکی درد کو اور قوی کرتی ہی معدی کو اور زیادہ کرتی ہی عقل کو
اور پاک کرتی ہی دل کو اور نورانی کرتی ہی موہنہ کو اور قوت دیتی ہے
دلکو اور رہانکو اور شفا دیتی ہی ہر بیماریکو انتہی اور کہا گیا ہی کہ بیچ مسواک
کرنیکی ستتر فایدی ہین ادنی اوسکا یہہ ہی کہ یاد رکہیگا کلمہ شہادت کا
نزدیک موت کی اور افیون کہانیمین ستتر طرحکی ضرر ہین ادنی اُون کا
یہہ ہی کہ بہول جاویگا کلمہ شہادۃ کا یعنی وقت موت کی یا بعد بجایخ
اسسی انتہی کذا ذکرہ علی فی المرقات اور جامع الرموز مین بیچ بیان
مسواک کی لکہا ہے کہ اس کلام مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ مرد
اور عورت برابر ہین مسواک کرنیمین مگر یہہ کہ علمانے کہا ہی کہ مصطکی
رومی بیچ حق عورت کی منزلہ مسواک کی ہی انتہی الحمد للہ کہ مقدمہ
تمام ہوا وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ
اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ✤ **فصل پہلی** ✤ ذکر مین اون
احادیث کی جو اسباب مین وارد ہین بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سی روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے اگر مشکل سمجہتا ہوں اپنی امت پر البتہ حکم کرتا مین اونکو تاخیر
کرنے عشا کے اور ساتھہ مسواک کرنیکی نزدیک ہر نماز کے ف
اگر مجکو یہہ ڈر ہوتا کہ میری امت پر دشواری پڑیگی تو فرض کرتا مین
اون پر تاخیر کرنا عشا کا یعنی تہائی رات تک یا آدھی رات تک پس
ای تاخیر مستحب ہی نزدیک جمہور کی سوای امام شافعی رح کی اور فرض
کرتا مین مسواک کرنی نزدیک ہر نماز کے یعنی وضو ہر نماز کی پس مقصد
حضرت کا اس سی یہہ ہی کہ یہہ دونو باتین مستحب ہین اور بڑی بزرگی کہتی ہین
کذا ذکرہ علی فی المرقات شرح المشکوٰۃ اور صحیح مسلم مین شریح بن ہانی سے
روایت ہی کہ کہا پوچھا مینی عائشہ رض سے کہ ساتھہ کس چیز کی شروع
کرتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت داخل ہوتی اپنی گہر مین
کہا حضرت عائشہ رض نے شروع کرتے مسواک کرنے ف
یعنی گہر مین جب حضرت تشریف لاتی تو پہلے مسواک کرتے یہہ بات
بسبب لطافت مزاج اشرف کی تہی کہ شاید اگر بسبب رہنی کی مجلس مین
اور کلام کرنیکی لوگونسی موہنہ مین کچہہ تغیر آگیا ہو تو دور ہوجاوی
اور یہہ حقیقت مین تعلیم ہی امت کی لئی کہ اپنی گہر کے لوگونسی اچھی طرح
صحبت رکہین ساتہ نہایت پاکیزگی کے حتے کہ کلام کرنیکے لئے اور
خلطہ ہونیکی لئی مسواک کرڈالا کرین تاکہ کوئی بسبب بو کے موہنہ کے
ایذا نہ پاوی اور کہا ابن حجر نے کہ تاکید ہی ہر شخص کو کہ داخل ہووے
گہر اپنی مین یہہ کہ ابتدا کری ساتہ مسواک کی پس اس سے معنی یہہ مین

خوشبو آتی ہی اور بہت سلوک ہوتا ہی گہر والوں سی اہی کذا ذکر علی متنبیہ ہزاران
لوگ عمل اعمال ڈہونڈتی پہرتی ہین گہر کی سلوک کی لئی یہہ عمل مسنون کیون نہین
کرتی کہ تیر ہدف ہووی لیکن صدق نیت اور محبت سنت سی ہو تو سب کچہہ نبا
آوے ۱۲ مولف اور بخاری مسلم مین حذیفہ سی روایت ہی کہا ہتی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم جبوقت کہڑی ہوتی نماز تہجد کی لئی راتکو ملتی اور دہوتی موہنہ مبارک اپنا
ساتہ مسواک کی اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی مسواک سبب پاکی کی ہے واسطی موہنہ کی اور سبب
رضامندی کی ہی واسطی پروردگار کے روایت کی یہہ شافعی اور احمد اور
دارمی اور نسائی نے اور روایت کی بخاری نے بیچ صحیح اپنی کے
بغیر سند کی اور روایت ہی ابو ایوب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی چار چیزین ہین طریقی رسولون کیسی حیا کرنی اور روایت
کیا گیا ہے ختنہ کرنا یعنی بعضی روایت مین بدلی الحیاء کی الختان آیا ہی
اور خوشبو لگانی اور مسواک کرنی اور نکاح کرنا روایت کیا اسکو ترمذی
نے **ف** چار چیزین طریقہ رسولون کیسی ہین یہہ بات باعتبار
اکثر کے فرمائی ہی کیونکہ بعضی چیزین انمین سی بعضی نبی نی نہین کیے
جیسے کہ نکاح حضرت یحیی علیہ السلام نی نہین کیا اور مراد حیا سی یہہ ہی کہ
باز رکہی نفس کو بری باتو لسی اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ حضرت
آدم اور حضرت شیث اور حضرت نوح اور حضرت ہود اور حضرت لوط
اور حضرت شعیب اور حضرت یوسف اور حضرت موسی اور حضرت

سلیمان اور حضرت ذکریا اور حضرت عیسی اور حضرت حنظلہ بن صفوان
جو نبی تھی اصحاب الرس کی اور حضرت محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہم
اجمعین ختنہ کئی ہوئی پیدا ہوئی ہین اور بعضون نی حضرت کی ختنہ مین
اختلاف کیا ہے کہ بعد پیدا ہونیکی آپ کا ختنہ ہوا ہے اور حضرت خوشبو
لگاتی تھی ساتھ مشک کی اور ابن حجر نے لکھا ہی کہ مینی جمع کی ہین حدیثین
جو فضایل نکاح مین وارد ہوئی ہین وہ سو سی زیادہ ہین انتہی کذا ذکر الشیخ
وعلی فی الترجمة والمرقات اور روایت ہی عائشہ رضہ سے کہا تہی حضرت
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نسوتی رات کو اور نہ دنکو پس جاگتی مگر کہ مسواک
کرتی پہلے وضو سی روایت کی یہہ احمد اور ابو داود نے ف
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت دنکو بہی آرام فرماتی تہی وقت قیلولہ کے
پس یہہ سنت ہی شب بیداری اسکی سبب سے آسان ہوتی ہی جیسیکہ
سحر کہانی سی روزہ آسان ہوتا ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ سوتی سی اوٹہکر
مسواک کرنی سنت ہو کہ ہی بسبب سونیکی موہنہ مین تغیر آجاتا ہے
اس سی موہنہ صاف ہوجاتا ہی پہر احتمال ہی کہ حضرت وضو کی لئی دوبارہ
مسواک نکرتی ہون اسی پر اکتفا کرتی ہون اور یہہ بہی احتمال ہی کہ وضو کی لئی
دوبارہ مسواک کرتی ہون وقت ارادہ وضو کے بایز دیک کلی کرنیکی
واللہ اعلم کذا ذکر علی فی المرقات شرح المشکوة اور روایت ہی عائشہ رضہ
سے کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتی پس دیتی مجکو مسواک
تاکہ دہوؤنمین اوسکو پس شروع کرتی ساتھ اوسکی پس مسواک کرتی مین

ف سوتی سی اوٹہکر مسواک کرنی سنت ہی

پہر دہولی مین اوسکو اور دیتی مسواک حضرت کو روایت کی یہہ ابو داؤد
نے ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ بعد مسواک کرنیکی دہولینا اوسکا مستحب ہی
اور کہا ابن ہمام نی کہ مستحب ہی یہہ کہ تین بار مسواک کری اور ہر بار پانی سے
دہووی اور مسواک نرم ہو اور حضرت عائشہ رض مسواک کو دہونی سے
پہلی موہنہ مین اس لئی بہیر لیتی تہین کہ لعاب مبارک کی برکت آپکو پہونچی
اور پہر حضرت کو اس لئی دیتی تہین کہ مسواک جو باقی رہ گئی ہی اوسکو پورا
کرین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ کسیکی مسواک کرنی اوسکی رضامندی سے
مکروہ نہین اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ صالحین کی لعاب وغیرہ سی برکت حاصل
کرنی اچہی ہے انتہی کذا ذکر الشیخ وعلی اور روایت ہی ابن عمر سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیکہا مینی اپنی تئین خواب مین کہ کرتا ہون
مسواک پس آئی میری پاس دو شخص ایک اونمین بڑا تہا دوسری سی پس
ارادہ کیا مینی دینی مسواک کا چہوٹی کو اونمین سی پس کہا گیا واسطی میری
مقدم کر تو بڑی کو پس دی مینی مسواک بڑیکو اون دونومین سی روایت
کی یہہ بخاری مسلم نے ف اس سی بزرگی مسواک کی معلوم ہوئی
کہ ایسی چیز ہی کہ حکم ہوا بڑیکی دینی کا کہ افضل ہی چہوٹی سی اور اسمین
اشارہ ہی اسپر کہ کہانا اور خوشبو وغیرہ ڈالکے دینی مین بہی پہل بڑی سی
کری انتہی کذا ذکر الشیخ اور روایت ہی ابو امامہ سی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین آئی میری پاس جبرئیل علیہ السلام کبہی
مگر کہ حکم کیا مجکو ساتہ مسواک کی تحقیق ڈرا مین اس سی کہ چہیل ڈالومین

اگلی جانب موہنہ اہی کی روایت کی یہہ احمد نی ف یعنی بسبب تاکید کرنی
جبرئیل عم کی استعمال مسواک کا بہت کرتا ہون خوف ہوتا ہی مجہی موہنہ چہلنی کا
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہت
بیان کیا مینی تم پر بیچ مقدمہ مسواک کی روایت کی یہہ بخاری نی ف
غرض اس کلام سی فضیلت بیان کرنی مسواک کی اور تاکید کرنی اوسپر
معلوم ہوتی ہی انتہی کذا ذکر علی اور روایت ہی حضرت عایشہؓ سی کہا ہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتی اور نزدیک اونکی دو شخص تہی
ایک اون دونومین سی بڑا تہا دوسری سی پس وحی کی گئی طرف حضرؐ کی
بیچ بزرگی مسواک کی یہہ کہ مقدم کر تو بڑی کو دیتو مسواک بڑی کو اون
دونومین سی روایت کی یہہ ابو داؤد نے اور روایت ہی حضرت
عایشہؓ سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی بزرگ اوس
نماز کی کہ مسواک کی گئی واسطی اوسکی یعنی نزدیک وضو کی اوپر اوس نماز
کی کہ نہین مسواک کی گئی واسطی اوسکی ستر درجی روایت کی یہہ بیہقی نے
شعب الایمان مین ف یعنی فضیلت مین اور زیادتی ثواب مین
وہ نماز ستر حصہ زیادہ ہوتی ہی اوس نماز پر انتہی کذا ذکر علے
اور روایت ہی ابو سلمہ سی کہ نقل کی زید بن خالد جہنی سی کہا سنا مینی
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی اگر نہ مشکل جانتا مین اوپر
امت اپنی کی البتہ حکم کرتا مین اونکو ساتہ مسواک کرنیکی نزدیک نماز
کے یعنی حکم کرتا کہ مسواک کرنی واجب ہی اور البتہ تاخیر کرتا مین نماز عشا کو

تہائی رات تک کہا لیس بھی زید بن خالد حاضر ہوتی نماز ونکی لئی مسجد مین اور مسواک اونکی اوپر کان اونکی ہوتی جگہہ قلم کی کان لکہنی والی کیسی لکہڑی ہوتی نماز کیطرف مگر مسواک کرتی پہر رکہہ لیتی اوسکو طرف جگہہ اوسکیکی روایت کی ترمذی نی اور ابو داؤد نی مگر تحقیق ابو داؤد نی نہین ذکر کیا ان لفظونکو یعنی البتہ تاخیر کرتا مین نماز عشا کو اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہے وصلی اللہ علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

فصل دوسرے بیان فطرۃ مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دس چیزین ہین فطرۃ سی یعنی دین کی باتین ایک کم کرنا لبون کا اور بڑہا دینا ڈارہی کا اور مسواک کرنی اور ناک مین پانی دینا اور ترشوانا ناخونون کا اور دہونا جگہہ جوڑون کیکو اور دور کرنی بال بغلون کی اور مونڈنی بال زیر ناف کی اور کم کرنا پانیکا یعنی استنجا کرنا ساتہہ پانی کہا روایت کرنیوالی یعنی مصعب نی یاد کرا پانی اور بہول گیا مین دسوین چیز نہین گمان کرتا مین مگر یہہ کہ ہو کلی کرنی روایت کی یہہ مسلم نی اور بیچ ایک روایت کی ختنہ بدلی بڑہانی ڈارہی کی یعنی یہہ بات مصابیح والی نی کہی ف دس چیزین ہین فطرۃ سے یعنی دس چیزین سب انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی شریعت مین سنت تہین اکثر علما کی نزدیک معنی فطرۃ کی یہی ہین اور سوا اسکے اور اقوال بہی شروحین نقل ہین دبخوف درازگی کی اسپر اکتفا کیا

اور کم کرنا لبونکا روایت مختار ہمین یہی ہے کہ لبین کتروا یا ہی کی اسطرح
کتروا وی کہ کنارہ اوپر کی ہونٹ کا معلوم ہونی لگی اور ایک روایت
امام اعظم رح سے آئی ہی کہ لبین مقدار بہون کی چاہیئین اور غازیونکو
زیادہ ہی رکہنی جایز ہین کہ باعث دہشت کی ہین دشمنونکی نظر وہین
اور اسطرح کتروانا کہ اونکا نشان ہی نہ باقی رہی اور مونڈوانا اونکا
مکروہ ہی اور بعضون نی حرام لکہا ہے اور بعضون نی اسکو بہی سنت
لکہا ہی آور داڑہی مقدار ایک مٹہی کی دراز چاہئی کم اس سی نہو اور
اگر اس سی زیادہ بہی رکہی جایز ہے بشرطیکہ حد اعتدال سی نکلجاوی
اور منڈوانا اور پست کرنا داڑہی کا حرام ہی اور وضع اکثر مشرکون کی ہی
مانند انگریز اور ہنود کی اور وضع ہی اونکی کہ جنکو دین مین سی حصہ نہین کہ وہ
قلندری ہین آور چہوڑنا داڑہی کا بقدر قبضہ کی واجب ہی سنت اسکو اسلئی
کہتی ہین کہ ثابت سنت سی ہوا ہی جیسی نماز عید کو سنت کہتی ہین آور بال داڑہی
کے لنبائی مین سی یا چوڑائی مین سی کتروا کر برابر کرنی جایز ہین لیکن مختار یہہ ہے
کہ نہ کتروا وی آور مین سی کچہہ آور عورت کی اگر داڑہی نکل آوی اوسکو
منڈوا ڈالنا مستحب ہی اور مسواک کرنی سنت ہی بالاتفاق اور داؤد
نے کہا ہی کہ واجب ہی اور اسحاق نی یہہ بہی زیادہ کیا ہی کہ اگر اسکو
قصدا چہوڑیگا تو باطل ہوگی نماز اوسکی آور ناک مین پانی دینا وضو مین
سنت ہی اور غسل مین فرض اور یہی حکم کلی کا ہی کہ جو آگی مذکور ہوگا ✽
آور ناخون اسیطرح کتروا دی اصل سنت ادا ہوجاویگی لیکن اولی یہہ ہے

کہ اسطرح کترا وہی اول داہین ہاتہ کی انگلی شہادۃ کا پہر بیچ کی اونگلیکا
پہر اوسکی پاس کی اونگلی کا پہر چہنگلیا کا پہر انگوہٹی کا پہر بائین ہاتہ کی چہنگلیا کا
پہر اوسکی پاس کی اونگلیکا پہر بیچ کی اونگلی کا پہر شہادت کی اونگلی کا پہر
انگوٹہے کا اور بعضون نی لکہاہی کہ داہین ہاتہ کی شہادت کی اونگلی سی
شروع کرکر چہنگلیا تک پہونچی پہر بائین ہاتہ کی چہنگلیا سی شروع کرکر اوسکی
انگوٹہے تک پہنچکر داہین ہاتہ کی انگوٹہے پر ختم کرے اور پاؤنکے یون
کترواوی کہ داہین پاؤنکی چہنگلیا سی شروع کرے اور بائین پاؤن کی
چہنگلیا پر ختم کرے اور لکہاہی علمانی کہ ناخون کترولنے جمعہ کی دن
مستحب ہین اور بعضون نی دفن کرنا ناخونونکا مستحب لکہاہی اور اگر پہینک بہی
دیوے تو کچہہ مضائقہ نہین اور پہینکدینا اونکا پاخانہ مین اور غسل کی جگہہ
مین مکروہ ہی اور براجم کہ حدیث مین لفظ ہی سواونگلیونکی گانٹہونکو اور
اونکی اوپر کی پوست کو جو چنٹ دار ہوتا ہی کہتی ہین کہ اوسمین اکثر میل
جمع ہوجاتا ہی خصوصًا جو لوگ کہ کار و بار کرتے ہین اونکی اونگلیان
سخت ہوکر میل اسمین بہت جم جاتا ہی پس اونکی دہونیکی تاکید فرمائی
اور بدنین اور اعضا رکہ اونمین گمان ہی میل کی جمع ہونیکا اونکی دہونیکا
بہی یہی حکم ہے مانند کان اور بغل اور ناف اور مانند انکی تنبیہ
جب میل کی جمع ہونی سی یہہ تاکید دہونیکی ہی کہ پانی اوسمین پہونچے
توکہ وضو ہو اور غسل اور تری پہر اگر ناخونمین مثل آٹی یا خمیر وغیرہ کے
جو سخت جمع ہو تو وہان کیونکر پانی پہونچی اور غسل اور تری اور وضو

ہو وی جیسیکہ فقہ کی کتابون مین مذکور ہے اور ایسی ہی جو عورتین مسّی
لگاتی ہین اور اوس سی ہونٹون پر پپڑی اور دانتون مین ریخ جمتی ہے
وضو اور غسل کیونکر ہو کہ وضو اور غسل مین ہونٹ پر پانی پہونچانا اور
غسل مین دانت کی ریخ پر پانی پہونچانا فرض ہی مذہب حنفی مین پس جبکہ
فرض ہی ادا نہوا تو وضو یا غسل کیونکر ہوا اور جب وضو یا غسل نہوا
تو نماز پڑہی اس حال مین کیونکر درست ہوئی اور قرآن شریف پڑہنا
ایسی آدمی کو کیونکر روا ہوا اور اگر اس حال مین نماز یا قرآن شریف
پڑہی یا قرآن شریف کو ہاتہہ لگاوی یا مسجد مین داخل ہو تو کیونکر گنہگار نہو
عیاذا باللہ منہ ۱۲ مولف اور نتف جو حدیث مین وارد ہی سو وہ بال
اوکہیڑنیکو کہتی ہین سو اس سی معلوم ہوا کہ بغلونکی بالونکا مونڈنا سنت
نہین ہی یعنی ہاتہہ سی اوکہیڑنی سنت ہین اور بعضون نی کہا کہ اوکہیڑنا اونکا
افضل ہی اوسکی لئی کہ قوی ہووی اوسپر یعنی متحمل اوسکی تکلیف کا ہوسکی
اور مونڈنا اور نورسی دور کرنا اونکا بہی جایز ہے لیکن فضل وہی ہی
جو بیان ہوا اور بال زیر ناف کی مونڈنی سنت ہین اور اکہیڑنی اور
نورسی دور کرنی بہی یہی حکم رکہتی ہین اور قینچی سی کترنی مین سنت
نہین ادا ہوتی اور پاےخانہ کی جگہہ کی گرد جو بال ہوتی ہین اونکا دور کرنا بہی
مستحب ہی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ بال زیر ناف کی حضرت نورہ سی
دور کرتی تہی و اللہ اعلم اور عورت کو اوکہیڑنا اونکا اولی ہی کیونکہ خاوندکی
رغبت زیادہ ہوتی ہی اور شہوت عورۃ کو نو حصہ ہوتی ہے

اور مرد کو ایک حصہ پس او کہیڑلی سی شہوت ضعیف ہوجاتی ہی اور موندنی
سے قوتی بس نباسب حال عورت کی وہ ہی اور مرد کی یہہ اور بال زیر ناف کے
موندنی اور بغلونکی بال اوکہیڑنی اور لبین لینی اور ناخون کترو انی چالیس دنکے
اندر ہی اندر کرلیا کری اس سی بڑہاوی نہین کہ مکروہ ہی اور انتقاص الماء
کا لفظ جو حدیث مین آیا ہی اوسکی دو معنی ہین ایک تو یہی جو راوی نی بیان
کئی کہ استنجا کرنا پانی سی کہ اوسمین پانی خرچ ہوتا ہی اور کم ہوجاتا ہی اور دوسرے
یہہ کہ کم کرنا پیشاب کا ساتہہ استعمال پانیکی یعنی استنجا کرنی سے قطرہ پیشاب کا
رک جاتا ہی اور ایک روایت مین بجای انتقاص کی انتفاص ساتہہ فے
اور ضاد معجمہ کی ہی معنی اوسکے یہہ ہین کہ چہڑکنا پانیکا ستر پر جیسیکہ حدیثونمین
مذکور ہی پس یہہ جو دو تو چیزین سنت ہین اور ختنہ کرنا واجب ہی امام شافعی رح
کے نزدیک اور اکثر علما کی نزدیک مرد اور عورت پر اور امام اعظم رح کے
نزدیک مرد کو ختنہ کرنا سنت ہی اور عورت کو مکرمۃ یعنی اولے اور وہ
اسلام کی علامتو لسنی ہی اگر ایک شہر کی لوگ سب کی سب اوسکو
چہوڑ دین تو امام لڑی اونکی ساتہہ جیسیکہ حکم ہے اذان وغیرہ مین اور
وقت ختنہ کا بعضی کہتی ہین ساتوان دن ہی جیسیکہ عقیقہ کا اور بعضونکی نزدیک
سات برس اور بعضونکی نزدیک نو برس اور بعضونکی نزدیک جب چاہی
حاصل یہہ کہ پہلی بالغ ہونیسی جب چاہی کری خصوصا ہماری نزدیک کیونکہ
ختنہ کرنا سنت ہی اور ستر کا ڈہانکنا واجب ہی سنت کی اداکرنیکی لیے
ترک کرنا واجب کا جایز نہین یعنی بعد بالغ ہونیکی ستر ڈہانکنا واجب

آداب پاخانہ

ہوجاتا ہی اب کریگا تو واجب ترک ہوجاویگا کذا ذکرہ علی ورشیخ فائدہ
جاننا چاہیی کہ بیان فطرۃ مین جو کہ استنجا بہی داخل ہی اس لئی عاجز نے
کچہہ خلاصہ بیان آداب پائخانہ اور استنجے کا اس فائدہ مین لکہا ہی تاکہ جو کوئی
بہائی مسلمان طریقہ سنت سی غافل ہین وہ اس سی آگاہ ہوکی آداب
سنت کی موافق پائخانہ مین جایا کرین اور چہوٹا استنجا اور بڑا ڈہیلی سی
اور پانی سی بہی سنت کی موافق کیا کرین اور اس عاجز کو دعا خیر سے
یاد فرماوین اور اس فائدہ کو شروح مشکوۃ اور شرح حصن حصین اور فقہ
کی کتابون مثل مستملی اور صغیری اور قاضیخان اور وظائف النبی وغیرہ سے
لکہا سو معلوم کرنا چاہیی کہ جب آدمی ارادہ کری داخل ہونیکا پائخانہ مین
تو کہی بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ بسم اللہ کی کہنی سی
پردہ ہوجاتا ہی درمیان ستر امت میریکی اور آنکہون جنات کی پہر کہی
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ اور جب نکلی پائخانہ سی تو کہے
غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیَ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ
ف پناہ چاہنیکی وقت چاہئی اس لئی ہی کہ جگہہ حاضر ہونے
شیاطین کی ہی چنانچہ یہہ مضمون زید ابن ارقم نی صریح حدیث مین روایت
کیا ہی اور شیخ ابن حجر نے کہا ہے کہ جو لوگ ذکر کرنا ایسی وقت مین
مکروہ جانتی ہین جیسیکہ مذہب جمہور کا ہی وہ تفصیل کرتے ہین کہ اگر
اوس مکان مین ہو کہ پائخانہ ہی کی لیے بنا ہو پس کہی ان کلمات کو
پہلی داخل ہونیکی اور غیر اوسکی مین مثل جنگل وغیرہ کی پہر جاہئی کہ

۱

۲

۳

وقت شروع کی ہی اور جو کوئی اوسوقت بہول جاوی اور مین اوسحالت مین
یاد آوی تو دلسی کہی زبانسی نکہی اور نکلنی کی وقت مین بخشش چاہنی کے
دو سبب ہین ایک یہہ کہ بخشش چاہتا ہی فوت ہونی ذکر زبانی سی کہ
اوسحالت مین نہین ہو سکتا ہی اس لئی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ترک
ذکر زبانی کا نہین کرتی تہی مگر بیچ وقت حاجت کی پس گویا کہ اپنی سے
تقصیر جانکر تدارک اوسکا ساتہہ استغفار کی کرتا ہی اور دوسرا سبب یہہ ہی
کہ بخشش چاہتا ہی تقصیر سی کہ بیچ وفا کرنی شکر نعمت بہیجنی اچہی کہانیکی
اور نکلنی فضلہ کی کہ ایذا دی واقع ہوئی ہی یہہ مضمون شیخ فخر الدین شارح
حصن حصین نی لکہا ہی اور مستحب ہی کہ پاخانہ مین کوئی ایسی چیز نلیجاوی
کہ جسمین نام اللہ اور رسول کا ہو مانند مہر اور روپیہ وغیرہا کی اور پردہ مین
بیٹہی اور دور جاوی جنگل مین کہ کوئی اوسکو نہ دیکہی اور سر ڈہانکی چادر
ساتہہ اور کپڑا نہ اوٹہاوی یہانتک قریب ہووی زمین سی اور تکیہ
کری بائین ہاتہہ پر اور کہڑا رکہی داین کو اور پشت ورو قبلہ اور بیت
المقدس اور سورج اور چاند اور ہوا کیطرف نہ کری اور تین ڈہیلو ںسی
یا پانچ یا سات سی پاک کری اور ہڈی اور کوئلی اور گوبر سی پاک نکرے
اور گرمی مین اول ڈہیلا پیچہی کو لیجاوی اور دوسرا آگی کو اس لئی کہ گرمی مین
خصیی لٹک جاتی ہین اگر پہلی آگی کو پیچہی سی لا دیگا تو خصیی نجاست مین
بہر جاوینگی اور جاڑے مین اسکی برخلاف ہوتا ہی اور تیسرا پہر پیچہی کو اور
جاڑے مین عکس اسکی کرے اور عورت ہر موسم مین ڈہیلی لی بطور

یعنی مرد کی جاڑی مین اور نام اللہ تعالی کا نہ لیوی اور نہ کلام کرے
پاےخانہ مین مگر کہ جب ایسی کوئی ضرورت ہو اور گہنگاری نہین اور نہ تہوکی
اور نہ سنکے ناک اور نہ جواب چہینک کا دی اور نہ جواب سلام کا دی اور نہ
جواب موذن کا دی مگر لیی اور دایان ہاتہ ستر کو نہ لگاوی اور گہاٹ پر
اور راہ مین اور سایہ دار درخت کی نیچی کہ لوگ اُن آرام پاتی ہین پاےخانہ
نہ پہری پہر ہاتہ دہووی اور استنجا کری بائین ہاتھہ سی ڈہیلی عضا کر کر
مگر جبکہ روزی سی ہو احتیاط سی کری اور اول بیچ کی اونگلی اونچی کر کے
پانی سی استنجا کری پہر چہنگلیا کی پاس کی اونگلی سی پہر چہنگلیا سی پہر شہادت کی
اونگلی سی یہاں تک کہ خوب خاطر جمع کری اور بدن اسکا چڑ چڑ بولنی لگی
پہر ہاتہ دہووی بعد فراغ کی اور بسم اللہ کہی اول ہی اور بعد ہی اور یہہ
آداب سی ہی یعنی مستحب ہی کہ بعد آبدست کی کپڑ لیی موضع استنجا کو خشک
کری کہڑا ہو پس جب نکلی پاےخانہ سی داہان پاؤن نکال کر دعا مذکور
پڑہی اور داخل ہوتی ہوئی بایان پاؤن پہلے رکہے بسم اللہ کہکر
اور اسیطرح پیشاب کرنیمین ہی قبلہ وغیرہ کیطرف پشت ورو نکرے
اور ہوا کی رخ سی بچی تا چہینٹی نہ پڑین اور نرم زمین پر پیشاب کرے
بیٹہ کر اور پانی جاری اور غیر جاری مین اور نیچی درخت میوہ دار کے اور
کناری نہر جاری کی اور نہانیکی جای نکری اور کہڑی ہوکر اور نیچی نالہ
اور کہتہ نجاست کی پر نہ کری اور پیشاب برتن مین جمع نکری اور کلام و
غیرہ جو پہلی گذرا نکری بعد ازان ڈہیلی پر خشک کری چہل قدمی کر کر

گنہگار کر پہر پانی سی دہووی کہ قطری کی بند ہو سکی یہی بمنزلہ داغ دینی کی ہی
جیسیکہ حدیث مین وارد ہی انتہی تنبیہ جانا چاہیی کہ جب چہوٹا استنجا پاک
کری ڈہیلی سی تو خوب احتیاط کری کہ قطرہ رہ نجاوی کہ پہر کپڑا گندا ہو بلکہ
یون چاہیی کہ چہل قدمی کر کر اور ستر کو کہینچ کر اور سونت سونت کر ڈہیلے
سے خشک کری تو کہ عذاب سی بچی صحیح مسلم مین آیا ہی کہ گذری نبی صلی اللہ
علیہ وسلم دو قبرون پر پس فرمایا تحقیق صاحب ان دونون کی عذاب کئی جاتی ہین
اور نہین عذاب کئی جاتی بیچ بڑی چیز کی کہ بچنا اوس سی مشکل ہو ایک اونمین سے
تہا کہ طلب پاکی کی نہین کرتا تہا پیشاب سی اور دوسرا پس تہا چلتا ساتہہ
چغلی کی الحدیث اور ایک روایت مین آیا ہی کہ پہلا شخص مذکور ستر کو جہاڑتا
اور کہینچتا نہ تہا ساتہہ زور کی تاکہ قطرہ پیشاب کا کہ اندر رہ گیا ہو تو بالکل نکل جاوی
یعنی قطرہ اچہی طرح جہاڑ کر نہ نکالتا تہا پس پاکی پیشاب سی نکرنی کبیرہ گناہ ہوتی
ہے اور سبب بطلان نماز کی ہوتی ہی اور بعضون کو جو وہم نی گہیرا انسے
کہ ڈہیلی سی پیشاب خشک کرنا حضرت سی ثابت نہین ہوا ہی پس ہر کسیکو
چاہیی کہ ڈہیلا بعد پیشاب کی نلیا کری یہہ بات گمراہی کی ہی جسکا مزاج قوی ہو
اور یقین ہو قطرہ نہ آنیکا البتہ اوسکو تو پانی کافی ہوگا اور جسکو قطرہ دیر تک
آتا رہتا ہوگا جیسیکہ اکثر لوگونکو ایسا ہی اتفاق ہوتا ہی وہ ڈہیلا نہ لیگا تو
ضرور پائجامہ گندا ہوگا اگر حضرت صلعم سی نہین ثابت ہوا تو باعث یہہ ہی
کہ مزاج حضرت صلعم کا قوی تہا حاجت نہتی اب حضرت صلی مثلا ضعیف لی ہو
تو اب جسکو حاجت پڑی وہ یہی کہی کہ ہم نہین لیتی یہہ کہنا اوسکا ضرر کریگا

غرض شارح کی دریافت کرنی چاہتی کہ بہت تاکید طہارت کی کی ہی ہر نوع طہارت حاصل کرنی چاہی ایسی حیلہ کر کر گندی کپڑے دلسی نماز پڑہنی محض باطل ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اکثر عذاب قبر پیشاب سے ہوتا ہی پاکی کیا کرو پیشاب ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پرہیز کرو پیشاب سے پس تحقیق وہ اول اوس چیز کا ہی کہ حساب مین گرفتار ہوگا بندہ بسبب اوسکی قبر مین روایت کی آہ طبرانی نی اور سوا اسکے حضرت عمر سے رض دہیلا لینا بعد پیشاب کی آیا ہی اور فعل صحابی کا حجت ہے کہ فرمایا ہی لازم پکڑو میری سنت اور سنت خلفاء راشدین مہدیین کی چنانچہ وہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ مین منقول ہے وہ یہ ہی کہ تہی حضرت عمر رض جب پیشاب کرتی پہیرتی ستر اپنا دیوار پر یا پتہر پر اور نہ لگاتی اوسکو پانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نے ازالۃ الخفا مین لکہا ہے کہ یہ اجماع اہل سنت کا ہی یہہ مضمون مختصر مظاہر حق کا ہی اور مولف عاجز کا اللہ تعالے سبکو عمل سنت نصیب کرے آمین یا الٰہ العالمین **خاتمہ** بیا نمین اون دعاؤنکی جو وقت دہونے اعضاء وضو کی پڑہی جاتی ہین اور وہ مستحبات سی اور آثار سلف سی ہین اور مذکور ہین بعضی اونکی کتب فقہ مین اور بعضی کتب حدیث مین حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی وضو پر وضو کرتا ہی دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور رو بقبلہ اور اونچی پر وضو کی لئے بیٹھی اور کوئی شخص وضو کر داوی مگر بعذر اور کلام غیر ضروری نکری بلکہ دعائین ماثورہ پڑہی وضو کرتے مین حضور قلب سے

اور غور کرے اونکی مضمونونمین کہ تمام بہلائیان دنیا و دین کی اونمین بہری
ہین تو کہ لذت بہی حاصل ہو اور ثواب بہی بہت پاوی جیسیکہ قریب ہی کہ آتا ہے
ذکر اونکا انشاء اللہ تعالے اور مظاہر حق مین لکہا ہی کہ مستحب ہین یہہ
اذکار نہانی والیکی لیئے بہی انتہی اور پہلی آنی وقت نماز کی وضو کرے
اور بہت ہین آداب وضو کی فقہ کی کتابونمین دیکہنا چاہیئے لیکن چاہیئے
کہ کئی باتونکا لحاظ رکہی ایک تو یہہ کہ پانی وضو مین زیادہ حاجت سی
تخرچ کیا کری کہ مکروہ تحریمی ہی اور وقف پانی مین اسراف کرنا حرام ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مدسی وضو کرتی ہتی اور چار مدسی لیکر
پانچ تک پانی سی غسل کرتی ہتی پس مومن کو چاہیئے کہ اتباع حضرت کا
ہر حال مین ہاتہہ سی نہ دی کہ محبت مقتضے اسیکو ہی ورنہ جہوٹا دعوی ہے
اور مد نام ایک پیمانہ کا ہی کہ اوسمین آدہ پاؤ کم سیر بہر پانی آتا ہے
اور دوسری یہہ کہ مسواک کو ترک نکیا کری کہ سنت موکدہ ہی انتہی اور مستحب ہے
شہادتین کا پڑہنا نزدیک ہونی ہر عضو کی وضو مین اور شہادتین ان
کلمونکو کہتی ہین اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ اور دعا کری نزدیک ہونی ہر عضو کی ساتہہ اون دعاونکی
کہ آئی ہین آثار سلف صالحین سی ملا علی قاری اور شیخ فخر الدین نے
لکہا ہے کہ بسم اللہ پڑہنی پہلے وضو کی سنت موکدہ ہی نزدیک
جمہور کے اور ہدایہ مین مستحب لکہی ہے مذہب حنفی مین اور نزدیک
حنبلیونکی فرض ہی پس ایسی سنت ترک نکری اور منقول سلف سے

بیچ بسم اللہ وضو کی یہ الفاظ ہیں بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ
الْاِسْلَامِ اور بعضوں نی کہا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہنا افضل ہی انتہیٰ ظفر جلیل
اور بعضوں نی بعد دِیْنِ الْاِسْلَامِ کی لفظ کے یہہ الفاظ بھی زیادہ کئی
ہیں اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَالْکُفْرُ بَاطِلٌ اَلْاِسْلَامُ نُوْرٌ وَالْکُفْرُ ظُلْمَۃٌ پس بہتر یہہ ہی کہ سکو
پڑہی کذا فی کتب الفقہ مؤلف پس کہی بعد بسم اللہ اور نیت کی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
جَعَلَ الْمَاءَ طَہُوْرًا اور پہر پڑہی وقت دہونی ہاتو نکی اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ
لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ ابو موسیٰ اشعری کہتی ہیں کہ پانی لایا میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی لئی واسطی وضو کی پس وضو کیا اور سُنا میں نی کہ پڑہتی
تہی اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ آخر تک عرض کی میں نی کہ یا رسول اللہ سنا میں نی کہ ایسی ایسی
دعا آپ پڑہتی تہی فرمایا کہ کیا چہوڑا میں نی کچہہ یعنی ایسی دعا کی میں نی کہ جمع
کرنیوالی بہلائیوں دنیا اور آخرت کی ہی کذا ذکر علی اور مستحب ہی ہر عضو
کے دہونی وقت بسم اللہ کو پڑہنی اور بعد دہونی کی کہنا صلی اللہ
علی سیدنا محمد وسلم اور نزدیک کلی کی پڑہے اَللّٰہُمَّ اسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاْسًا لَا اَظْمَاءُ بَعْدَہٗ اَبَدًا اَللّٰہُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی
تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ اور وقت پانی دینی ناک
کے پڑہی اَللّٰہُمَّ لَا تُحَرِّمْنِیْ رَائِحَۃَ نَعِیْمِکَ وَجَنَّاتِکَ اور بعضی روایات میں
یوں آیا ہی اَللّٰہُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَارْزُقْنِیْ مِنْ نَعِیْمِہَا وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَۃَ النَّارِ
اور منہہ دہونی وقت اَللّٰہُمَّ بَیِّضْ وَجْہِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّلَا تُسَوِّدْ وَجْہِیْ
یَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ اور داہنی ہاتہہ پر پانی ڈالتی وقت اَللّٰہُمَّ اَعْطِنِیْ

کتابی بیمینی وحاسبنی حسابا یسیرا اور بائین ہاتھ پر پانی ڈالتے وقت اللھم
لا تعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظہری + اور مسح سر کے
وقت اللھم حرم شعری وبشری علی النار واظلنی تحت ظل
عرشک یوم لا ظل الا ظل عرشک اور بعضی روایت مین
یون آیا ہی اللھم غشنی برحمتک وانزل علی من برکاتک اور وقت
مسح کانونکی اللھم اجعلنی من الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اور وقت
مسح گردنکی اللھم اعتق رقبتی من النار۔ اسکی آگی ہدایۃ الاسلام
مین یہہ کلمات زیادہ آئی ہین اللھم انی اعوذ بک من السلاسل والاغلال
انتہی اور وقت داہین پاون دہونیکے اللھم ثبت قدمی علی
الصراط یوم تزل الاقدام اور بائین پاون پر اللھم اجعل ذنبی مغفورا
وعملی مقبولا وتجارتی لن تبورا اور درود بہیجی نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر
وقت دہونی ہر عضوکی وظائف النبی وفتاوی قاضیخان مستملے اور گوہر
بی بہا وغیرہ اور منیۃ المصلے مین لکہاہی کہ کہی نزدیک تمام ہونی وضوکے
یا اثناء وضوکی اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین و
اجعلنی من عبادک الصالحین واجعلنی من الذین لا
خوف علیہم ولا ہم یحزنون اور یہہ کہی بعد فراغ وضوکے
سبحانک اللھم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک
واستغفرک واتوب الیک واشہد ان محمدا عبدک ورسولک
دیکہتا ہوا آسمانکی طرف انتہی اور حصن حصین مین ہی جو کوئی وضو کرے

پس کہی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ کہا جاتا ہی
اوسکی لئی یعنی یہہ لعینہ یا ثواب اسکا پرچہ کاغذ مین اور کیا جاتا ہی سر مہر پس
نہین توڑی جاتی ہی مہر قیامت تک یعنی نہین خلل کرتی اوسکو کوئی چیز
نقل کی یہہ طبرانی نے اور صغیری مین ہی کہ مستحبات سی ہی یہہ کہ پڑہے
بعد فراغ وضو کی سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَا ایک مرتبہ یا دو مرتبہ اس لئی کہ روایت
کیا گیا ہی کہ جو کوئی پڑہی اسکو پیچہی وضو کی بخشتی اللہ اوسکی لئی گناہ پچاس
برس کی انتہی اور فتاوی قاضیخان مین لکہا ہی کہ جب فارغ ہو وضو سی
کہڑا ہووی اور کہی اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اور پیوی بچا ہوا پانی وضو اپنی کا کہڑی ہوئی انتہی اور مستحبات سی ہی
کہ پیوی بچا ہوا پانی وضو اپنی کا سب یا تہوڑا کہڑی یا بیٹہی رو بقبلہ ہو کر
اسیطرح سی ہی خلاصہ مین اس لئی کہ روایت کیا گیا ہی حضرت علی رضی اللہ
عنہ سی کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتی اسکو اور کہی بعد پینی پانی کے
اَللّٰھُمَّ اشْفِنِیْ بِشِفَائِکَ وَدَاوِنِیْ بِدَوَائِکَ فَاعْصِمْنِیْ مِنَ الْوَھْلِ
وَالْاَمْرَاضِ وَالْاَوْجَاعِ اور مکروہ ہی یعنی تنزیہی کہڑی ہو کر پانی پینا مگر
اس جگہہ یعنی پینا بچا ہوا پانی وضو کا اور پینا زم زم کا پانی اس لئے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پیا پانی زم زم کا کہڑی کہڑی انتہی منیہ وصغیری
اور مشکوۃ شریف مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین
تم مین سی کہ وضو کری پس نہایت کو پہونچا وے یا فرمایا پس پورا کری
وضو پہر کہی اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

ہمکر کہولی جاتی ہین واسطی اوسکی اٹہون دروازی بہشت کی داخل ہو
جونسی سی کہ چاہی اور کنگہی کرنی وضو کی بعد حضرت سی ثابت نہین ہوئی
بلکہ فرمایا ہی کہ ایک دن بیچ کیا کری پہر نماز پڑہی دو رکعت تحیۃ الوضو کی
کہ ثابت ہوا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تحقیق جبرئیل علیہ السلام
اول جو وحی حضرت پر لائی سکہایا اونکو وضو اور حکم کیا ساتہہ دو رکعتونکی
بعد اوسکی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی مسلمان
کہ وضو کرے پس اچہی طرح وضو کری یعنی برعایت سنت پہر کہڑا ہووے
پس پڑہی دو رکعت حضور دلسی اور بی ریا اور اخلاص سی مگر کہ واجب ہوتی
ہے واسطی اوسکی جنت اور مستحب ہی کہ اول رکعت مین بعد فاتحہ کی وَالَّذِيْنَ
إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ
وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ
أُولٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ط
تک پڑہی اور دوسری مین وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِيْمًا ط
تک پڑہی طالف یعنی ظفر جلیل اور تفسیر مدارک مین ابن عباس سی روایت
ہے کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نی فرمایا جو شخص کہ پڑہی سبحان اللہ حین
تمسون سی آخر تین آیت تک اور آخر سورۃ والصافات کا یعنی سبحان ربک
سے آخر آیت تک بہی ہر نماز فرض کی لکہی جاوین اوسکی لیئے

نیکیان بقدر گنتی ستارون آسمان کی اور قطرون مینہ کے اور پتون
درختون کی اور مٹی زمین کی اور جب مریگا تو جزا دی جاویگی واسطے اوسکے
عوض ہر حرف کی دس نیکیان بیچ قبر اوسکے اور وہ سارے
آتیین یہ ہین فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْہِرُوْنَ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا
وَکَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ انتہی اب دعائین مذکورہ قرآن شریف کی لکھی جاتی ہین
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ
عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِہٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ
لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ ہٰذِہِ
الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَہْلُہَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْکَ
نَصِیْرًا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ
رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا
فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا
فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی
رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝ رَبَّنَا اٰمَنَّا
فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰہِدِیْنَ ۝ وَنَطْمَعُ اَنْ یُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِیْنَ ۝
رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا
وَاَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ ۝ وَاکْتُبْ لَنَا فِیْ ہٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ

إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ ۝ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ۝ رَبَّنَا
اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِي
مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ۝ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ
أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ أَبَدًا أَبَدًا بِرَحْمَتِكَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝ وَيَا خَيْرَ النَّاصِرِينَ ۝ يَا إِلٰهَ الْعَالَمِينَ ۝

## مناجات عاجز مؤلف

الہی کرم کر طفیل نبی ۔ کہ عاجز ہی ابابت اجابکی
تو رحیم وکریم ہمہ کر ای ودود ۔ کہ رنج وعنا پہونچا حد سی فزود
خصوصا مین عاجز ہراسان ہون ۔ کہون کس سی جیسا پریشان ہون
سوا تیری میری سنی کون بیان ۔ مین عاجز ہون بندا ہون تیرا میان
نکوہی مہربان اور نہ ہی آشنا ۔ سوا تیری بس ذات کی ای خدا
تجھی سی میری التجا ہیگی اب ۔ دعائین میری کر لی مقبول سب
تو غفار اور ارحم الراحمین ۔ مین عاجز خطاکار از مذنبین
تو قادر غنی اور غفور ای میان ۔ مین عاجز گنہگار اور ناتوان
تو داتا و معطی و وہاب ہے ۔ یہہ منگتا ہی مضطر ہی بیتاب ہی
تو رزاق وخلاق مخلوق ہی ۔ یہہ مخلوق و مرزوق ناچیز شی

تو مالک میرا ہیگا بے گفتگو — گدا مین ترا شاہ میرا ہے تو

تو مولا مرا مین ترا ہون غلام — تری در پہ رکہتا ہون مین سر مدام

ہون سرکار تیری سی امیدوار — نکر نا امید یسی مجہکو تو خوار

مطالب سبہی میری برلا تو اب — کہ چہوٹون غم و رنج سی جس سبب

چہڑا دی مجہی قرض اور دام سی — رہا کر مجہی ہند کے دام سی

نہ دیکہون مین آنکہون سی یہہ دار حرب — نہ ہر ایک مسلم کو دیکہون بکرب

نہ دیکہون مین کفار کے سختیان — نہ فجار کی دیکہون بدبختیان

فراغت مجہی اتنی دی ای خدا — کہ چل دون مین یہانسی ہمک ہدا

کوئی ایسا سامان کر دی عطا — کہ جو بہونچون ملک عرب مین جا

لئی ساری اہل وعیال اپنی ساتہہ — مدینہ مین جا بیٹہون ایمان کی ساتہہ

زیارت کرون روضۂ پاک کی — نشانی جو ہی شاہ لولاک کی

درود و سلام اوسجگہہ جا پڑہون — اوسی آستانی پہ بس جا مرون

نمازین پڑہون اونکی مسجد مین روز — شب و روز حاضر رہون وان بسوز

دلی اور رکہتا یہہ ارمان ہون مین — کہ پہلی تری گہر کی قربان ہون مین

وہانسی فراغت مین پا ای ودود — چلا جاؤن شہر مدینہ مین زود

نہ دنیا کی کچہہ فکر ہو وی کبہی — رہی فکر ہر دم مجہی آخرت کی

ہمیشہ رہون امن و امان سی — سبہی دشمن جان و ایمان سی

رہون جب تلک دار دنیا مین یہان — تیری یاد مین ہی رہون جاودان

ہو جب آخری وقت کا دغدغہ — تیری نام پر ہو ہی بس خاتمہ

تیرا نام جپتا ہوا ای میان
نزع کا بہی وہ وقت آسان ہو
تری نام کی ساتہہ با آبرو
مجہہ عاجز کی ہو وی لقیہ مین قبر
ترا نام لیتا اوٹہون قبر مین
جواب نکیر اور منکر وہان
کہلی کہڑکی میری لئی اوس ہان
ہوا سرد آوی وہانسی سدا
ہو جسوقت محشر وہان آشکار
رکہی جبکہ میزان جاوی ہان
ہو دوزخ پہ جب پل صراط آشکار
مجہی دیجو فردوس کا وہ مقام
عطا کیجو مجکو شراب طہور
ترا مجکو دیدار ہووی نصیب
مری والدین اور استاد و پیر
عزیز اقربا اور یار آشنا
رسالہ مرا ہووی مقبول یہ
مجہی ہی نصیب اسپہ ہووی عمل
مرا نور عین اس سی ہو بہرہ مند

چلا جاؤن یہانسی مین شادان عیان
نہ غالب کوئی مجہپہ شیطان ہو
نکلجاوی یہہ دم ہی بس آرزو
کہ تا مین ہون جین سی تا بہ حشر
اوٹہون شاد و فرحان مین حشر مین
ہو آسان تری فضل سی امتحان
کرم سی تری آہ سوی جنان
بہشتونکی مجکو یہہ ہی مدعا
شفاعت نبی صلعم کی سی بیڑا ہو پار
تو نیکی کا پلہ جہکی پی زیان
تو وہانسی بہی تو جلد کر دیجو پار
کہ جسمین نہین رنج کا کچہہ بہی نام
عطا کیجو مجکو حور و قصور
طفیل اونکی جو ہینگی تری حبیب صلعم
مرید اور شاگرد و خورد و کبیر
ہو مغفور جنت مین پہونچین وہ جا
ہون سب بہرہ مند اس سی چہوٹی بڑی
کہ پاؤن ثواب اوسکا مین برمحل
کہ ہوئی سعادتین بس وہ دوچند

کرہی خواجہ عثمان لیس جسکا نام ۔ رہی دین و دنیا مین وہ شاد کام
رہی عیش و عشرت مین دن رات وہ ۔ نہ دیکہی کبہی رنج کی بات وہ
عبادت خدا کی سدا وہ کری ۔ گناہون سی رہوی سدا وہ بری
صد و بیست سال اوسکی ہو عمر یہان ۔ کہ جس سی چلی نسل میری عیان
رہی چین و آرام سی وہ سدا ۔ بصحبت بعزت بحرمت سدا
رہین دوست اوسکی سدا شادکام ۔ رہین دشمن اوسکی وہ محزون مدام
رہی اوس سی اپنی سدا چشم سرد ۔ نہ دیکہی کبہی وہ کوئی رنج و درد
میری التماسین الہی قبول ۔ سبہی کر یو تو تا ہون نہین ملول
ہزارون درود اور ہزارون سلام ۔ محمد پہ نازل تو کر ہو مدام

بعد حمد صلوۃ کی التماس کرتا ہی محمد قطب الدین عفی عنہ بہائی مسلمانون کی خدمت بابرکت مین کہ یہہ رسالہ مؤلفہ اخی مجمع الحسنات والاخلاق مولوی خواجہ ضیاء الدین صاحب کا عجیب غریب از بس فائدہ مند ہوا ہی ہر بہائی مسلمان کو اسکی ترویج و ترغیب مین سعی بلیغ کرنی چاہئی والسلام علی من اتبع الہدی



## تاریخ طبع رسالہ ہذا طبع زاد عاجز

عاجز کا یہہ رسالہ جو تالیف ہو چکا ۔ امید احمدی وہ مطبع مین اگر کی چہپا
پاکیزہ صاف جبکہ وہ چہپ کر ہوا تیار ۔ تب شوق پیدا اوسکا خریدارونکو ہوا
زیارت کو اوس رسالہ کی ہر اک جوان شوق ۔ مطبع مین ہماری دوق کی آ کر ہوا کہڑا
دیکہا جو جب ہنسی اسکو چہپا مثل آئینہ ۔ لیتی لیہ وسکی ہو کی وہ تیار سب فقط
بولی سر دل اور سر عشق و ہسیل سی ۔ کیا خوب یہہ رسالہ جلاء العیون چہپا

شکر ہی اللہ تعالی کا کہ یہہ رسالہ بیچ مطبع محمدی واقع شاہدرہ لہانی سلم میر تیہ تہام ابن مو تحان چہاپہ کتک عبد الرزاق